کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں،

میرا یوٹیوب پر ایک چینل ہے اسلامک اسٹوڈیو کے نام سے کیا میں اس چینل پر قرات بیانات اپلوڈ کر کے اس سے پیسے کما سکتا ہوں۔ کیا میری یوٹیوب کی کمائی جائز ہو گی؟

یوٹیوب کی کمائی کا کیا حکم ہے؟، اگر حلال نہیں ہے تو کچھ اہل علم کے بھی با قاعدہ چینلز ہے جن پر مختلف ایڈ لگتے ہیں، میں خود میڈیا پر ہوں اور اس پر مطمئن نہیں ہوں، کیوں کہ اس میں فحش مواد پر مشتمل ایڈ ہوتے ہیں، بات عورت سے شروع ہوتی ہے اور اسی پر ختم ہوتی ہے، اور سارا دن اس پر ڈرامے وغیرہ چلتے ہیں، آپ راہ نمائی فرمائیں۔

کیا یوٹیوب پر چینل بنانا اور کمانا حلال ہے؟ میں بچوں کے کھلونوں کے لیے چینل بنانا چاہتا ہوں، میری ویڈیوز میں انسان یا جانوروں کی کوئی تصویر، ویڈیو یا موسیقی نہیں ہو گی۔ یوٹیوب، ویڈیوز پر مختلف اشتہارات چلاتا ہے اور ہمیں کچھ فائدہ دیتا ہے، لیکن اشتہاروں میں انسانوں یا جانوروں کی تصاویر، ویڈیوز اور موسیقی ہو سکتی ہے

دار الافتاء

العارض

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداًومصلیًا

واضح رہے کہ یوٹیوب پر چینل بناکر شرعی منکرات سے بچتے ہوئے تلاوت قرآن، دینی بیانات، نظمیں اور دیگر نیک مقاصد پر مشتمل جیسے بچوں کے لیے دینی، سبق آموز اور معلوماتی ویڈیوز بناکر اپلوڈ کرنا جائز ہے البتہ ان ویڈیوز پر یوٹیوب کی طرف سے لگنے والے اشتہارات سے کمائی کا جواز چند شرائط پر موقوف ہے:

1) اشتہار میں کسی غیر شرعی اور ناجائز امر کی ترویج نہ کی گئی ہو

2) اشتہار میں موسیقی نہ ہو

3) بے پردہ عورتیں اس میں نہ ہوں

لیکن مشاہدہ اور تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ ویڈیو بنانے والے کو اس بات کا اختیار نہیں ہوتا کہ وہ اپنی مرضی کا اشتہار چلانے پر یوٹیوب کو پابند کرے، اور عموماً جو اشتہارات یوٹیوب کی طرف سے لگائے جاتے ہیں ان میں مندرجہ بالا شرائط کا خیال نہیں رکھا جاتا اور اکثر اوقات غیر شرعی چیزوں پر مشتمل ہوتے ہیں، نیز جس ملک میں وہ ویڈیو دیکھی جاتی ہے وہاں پر رائج چیزوں کے اشتہارات بھی چلتے ہیں جن میں مندرجہ بالا امور کی پاسداری تقریباً ناممکن ہوتی ہے، اس لیے یوٹیوب کے اشتہارات سے ہونے والی کمائی سے اجتناب ضروری ہے۔(مستفاد از تبویب بالتصرف ۱۶۶۲،۴۹)

فی احکام القران للجصاص:

ولا تعاونوا علي الاثم والعدوان، نهي عن معاونة غيرنا علي معاصي الخ (سوره مائده ج نمبر ۳ ص نمبر ۲۹۶،دار احياء التراث)

دارالافتاء

وفي الدر المختار:

قال ابن مسعود: صوت اللهو و الغناء ينبت النفاق في القلب كما ينبت الماء النبات. قلت: و في البزازية: إستماع صوت الملاهي كضرب قصب و نحوه حرام ؛لقوله عليه الصلاة و السلام: استماع الملاهي معصية، و الجلوس عليها فسق، و التلذذ بها كفر؛ أي بالنعمة". (٦/ ٣٤٨ - ٣٤٩، ايچ ايم سعيد)

وفي فقه البيوع:

ولكن معظم استعمال التلفزيون في عصرنا في برامج لاتخلو من محظور شرعى ، وعامة المشترين يشترونه لهذه الأغراض المحظورة من مشاهدة الأفلام والبرامج الممنوعة ، وإن كان هناك من لا يقصد به ذلك . فبما أن استعماله في مباح ممكن ، فلا نحكم بالكراهة التحريمية في بيعه مطلقاً ، إلا إذا تعين بيعه لمحظور ،

ولكن نظراً إلى معظم استعماله لا يخلو من كراهة تنزيهية . وعلى هذا ، فينبغي أن يتحوط المسلم في اتخاذ تجارته مهنة له في الحالة الراهنة ، إلا إذا هيأ الله سبحانه جواً يتمخض أويكثر فيه استعماله المباح- (١٠٣٢٥) واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد عبداللہ عثمانی

بندہ محمد عبداللہ عثمانی عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

١٦/ جمادی الاول/ ١٤٤٤

١٠/ دسمبر/ ٢٠٢٢

الجواب صحیح

مفتی جامعہ دار العلوم کراچی

١٧/ جمادی الاول/ ١٤٤٤

١١/ دسمبر/ ٢٠٢٢

مفتی

الجواب صحیح

محمد یعقوب عفی عنہ

١٧/ ٥/ ١٤٤٤ھ

الجواب صحیح

سید حسین احمد عفی عنہ

١٧/ ٥/ ١٤٤٤ھ

الجواب صحیح

١٧/ ٥/ ١٤٤٤ھ

دار الافتاء